سوال

(290) کیانابالغ لڑکی ملاپ سے پہلے خاوند کی وفات کے بعد مکمل مہر کی حق دار ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ : اندریں مسئلہ مثلاً زید نابالغ ہندہ نابالغہ کے ساتھ بعوض ایک سوپچاس روپیہ دین مہرے ہوا۔ چند روز کے بعد حالت نابالغی میں زید کا انتقال ہوا لیکن ہندہ کے ساتھ زید کی ہمبستری ومساس وخلوت صحیحہ نہ ہوئی اس صورت میں ہندہ مذکورہ کل دین مہر کی مستحق ہوگی یا نصف کی؟ جیسا کہ ان غیر ممسوسہ مطلقہ کے باب میں کلام مجید میں آیا ہے۔

وَإِن طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ وَقَد فَرَضتُم لَهُنَّ فَريضَةً فَنِصفُ ما فَرَضتُم ﴿٢٣٧﴾... سورة البقرة

(اوراگر تم انھیں اس سے پہلے طلاق دے دو کہ انھیں ہاتھ لگاؤ اس حال میں کہ تم ان کے لیے کوئی مہر مقرر کر چکے ہو تو تم نے جو مہر مقرر کیا ہے اس کا نصف (لازم) ہے)

آیا ان دونوں کا حکم ایک ہے یا فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو اس کا سبب کیا ہے؟ مع دلائل تحریر فرمادیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر حالت نابالغی کا نکاح شرعاً صحیح ثابت ہو تو صورت مندرجہ سوال میں ہندہ مذکورہ کل دین مہر کی مستحق ہے۔ اس کی دلیل حدیث ذیل ہے۔

وَعَن عَلْقَمَةَ عَنِ ابنِ مَسْعُودٍ: "أَنَّہ سُئِلَ عَن رَجُلٍ تَزَوَّجَ امرَأَةً وَلَم يَفرِض لَہا صَدَاقاً وَلَم يَدخُل بِہا حَتَّى مَاتَ؟ فَقَالَ ابنُ مَسْعُودٍ: لَہا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِہا لَا وَكسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيہا العِدَّةُ وَلَہا المِيرَاثُ، فَقَامَ مَعقِلُ بنُ سِنَانٍ الأَشجَعِيُّ فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّہِ صلى الله عليہ وسلم فِي بِرْوَعَ بِنتِ وَاشِقٍ امرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيتَ، فَفَرِحَ بِہا ابنُ مَسْعُودٍ"[1]

(رواہ الترمذی وابوداؤدوالنسائی والدارمی مشکوۃ المصابیح باب الصداق فصل 2)

(علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی ابھی اس نے (مہر وغیرہ) کچھ مقرر نہ کیا تھا اور نہ اس سے صحبت ہی کی تھی کہ وہ فوت ہوگیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسے اس جیسی عورتوں کے مثل مہر ملے گا نہ کم نہ زیادہ اسے عدت بھی گزارنی ہوگی اور اسے (خاوند سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وراثت بھی ملے گی۔ (یہ سن کر) معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ایک عورت بروع بنت واشق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آپ کے فیصلے جیسا فیصلہ کیا تھا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر خوش ہوئے)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ موت کی حالت میں عورت کل دین مہر کی مستحق ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر مہر مقرر نہ ہوا ہو تو پورے مہر مثل کی مستحق ہوتی ہے اگرچہ ہم بستری یا خلوت صحیحہ

وقوع میں نہ آئی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1]۔سنن ابی داوٗدرقم الحدیث (2116)سنن الترمذی رقم الحدیث (1154)سنن النسائی رقم الحدیث (3354)مشکاۃ المصابیح (2/227)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:490

محدث فتویٰ